2۔ تشکیلِ پاکستان — میاں بشیر احمد

مشکل الفاظ کے معانی

صفحہ نمبر 8: ○ **تشکیل:** شکل دینا ○ **اورنگ زیب عالمگیر:** مشہور مغل بادشاہ جس نے ہندوستان پر نصف صدی تک حکومت کی ○ **تکمیل:** مکمل ہونا ○ **احیا:** زندگی بخشنا، زندہ کرنا ○ **اصلاح:** درستی ○ **شاہ ولی اللہؒ:** اٹھارہویں صدی عیسوی کے عظیم عالمِ دین ○ **شاہ عبدالعزیز:** شاہ ولی اللہ کے صاحبزادے جو خود بھی عظیم عالمِ دین تھے ○ **واقفیت:** آگاہی ○ **مذموم:** قابلِ مذمت ○ **تخریب:** خراب کرنا، بگاڑنا ○ **مصلح:** اصلاح کرنے والا ○ **قبائل:** قبیلہ کی جمع۔

صفحہ نمبر 9: ○ **مساعی:** مسعات کی جمع، جدوجہد ○ **جانشین:** جگہ لینے والا ○ **عقیدت مند:** عقیدت رکھنے والا ○ **فرائضی تحریک:** اس کے قائد حاجی شریعت اللہ تھے، تحریک کے مقاصد میں مسلمانوں کو ہندوؤں کے استحصال سے بچانا اور غلط رسوم کا خاتمہ شامل تھا ○ **ناگفتہ بہ:** ناقابلِ بیان ○ **ذلت:** بے عزتی ○ **بتدریج:** آہستہ آہستہ ○ **عتاب:** غصہ، سختی ○ **پسپا ہونا:** پیچھے ہٹنا، شکست کھانا ○ **بیزار:** اُکتایا ہوا ○ **بے رُخی:** بے توجہی ○ **دُوراندیش:** دُور کی سوچنے والا، عقلمند ○ **ہمدردِ ملت:** قوم کا ہمدرد ○ **پسماندہ:** غیر ترقی یافتہ ○ **گو:** اگرچہ ○ **قدامت پسند:** روایات پسند، پرانی سوچ رکھنے والے ○ **دِقت:** مشکل ○ **قدردانی:** قدر جاننا، اہمیت پہچاننا

صفحہ نمبر 10: ○ **منادی:** اعلان ○ **موقوف کرنا:** ترک کرنا ○ **خوشنودی:** خوشی، رضامندی ○ **پیشِ نظر:** نظر کے سامنے ○ **پے در پے:** مسلسل ○ **خوابِ گراں:** گہری نیند ○ **رفقا:** رفیق کی جمع، دوست، ساتھی ○ **محسن الملک:** سرسیّد کے قریبی ساتھی جو ان کی وفات کے بعد علی گڑھ کالج کی مجلس منتظمہ کے سیکرٹری بنائے گئے ○ **وقار الملک:** سرسید کے قریبی ساتھی، انھوں نے آل انڈیا مسلم لیگ کے قیام میں اہم کردار ادا کیا ○ **حالی:** مولانا الطاف حسین حالی، اُردو کے اہم شاعر، پہلے سوانح نگار اور نقاد، یہ بھی سرسید کی تحریک کے اہم رکن تھے ○ **نذیر احمد:** مولوی نذیر احمد دہلوی، اُردو کے پہلے ناول نگار، سرسید کے اہم رفیق کار تھے ○ **ذکاء اللہ:** سرسیّد کے قریبی ساتھی ○ **شبلی:** علامہ شبلی نعمانی، سیرت نگار، سوانح نگار، شاعر، نقاد، مؤرخ اور عالمِ دین تھے، علی گڑھ میں پروفیسر بھی رہے ○ **مسدس:** مولانا الطاف حسین حالی کی مشہور نظم جسے ہندوستان بھر کے مسلمانوں میں بے پناہ مقبولیت حاصل ہوئی۔

صفحہ نمبر 11: ○ **گزشتہ عظمت:** ماضی کی عظمت، وہ عروج جو گزر چکا ○ **امیر علی:** سرسیّد کے ساتھی جو جج بھی رہے ○ **وقعت:** اہمیت ○ **تحریکات:** تحریکیں ○ **رُونما ہوئے:** سامنے آئے ○ **علم الکلام:** مذہبی امور کو عقلی دلائل سے ثابت کرنے کا علم ○ **بروئے کار آنا:** کام میں آنا ○ **بیگانگی:** دُوری، اجنبیت ○ **غائر:** گہرا، وسیع ○ **اجتماعی:** مجموعی ○ **نشوونما:** پرورش، بڑھنا، پھولنا ○ **اطاعت:** حکم ماننا، فرماں برداری ○ **ضبطِ نفس:** نفس کی خواہشات پر قابو پانا ○ **نیابتِ الٰہی:** اللہ تعالیٰ کا نائب ہونا ○ **پرتوفگن:** روشنی دینے والا، شعاع ڈالنے والا

○ ارتقا: بلندی کی طرف بڑھنا، ترقی ○ رجائیت: پُراُمید ہونا، معاملے کے روشن پہلو پہ نظر رکھنا۔
صفحہ نمبر 12: ○ **لحظہ:** لمحہ، ○ آن: عزت، ○ **گفتار:** گفتگو ○ کردار: سیرت، عمل ○ **برہان:** قطعی دلیل، جس میں کوئی شبہ نہ ہو ○ **قہاری:** قہر والا ہونا، غصے والا ہونا، قہار اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے ○ **غفاری:** بڑا بخشنے والا، ہونا، غفار بھی اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے ○ **قدوسی:** سب سے زیادہ پاک ہونا، قدوس بھی اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے ○ **جبروت:** عظمت، جلال ○ **عناصر:** اجزا ○ **لالہ:** سرخ رنگ کا پھول ○ **دہل جانا:** خوفزدہ ہونا، ڈر جانا ○ **جابجا:** جگہ جگہ ○ **انحطاط:** زوال، کمی ○ **منجملہ:** سب میں سے، تمام میں سے ○ **ترقیات:** ترقیاں ○ **متمدن:** تہذیب یافتہ ○ **ہیٹے نہیں رہتے:** پیچھے نہیں رہتے، کمتر نہیں ہیں ○ **اظہر من الشمس:** سورج سے زیادہ نمایاں، بہت واضح ○ **اکارت:** ناکارہ، بے فائدہ
صفحہ نمبر 13: ○ **بالعموم:** عام طور پر ○ **دگرگوں:** اُلٹ پلٹ، متغیر ○ **حکماً:** حکم دے کر، حکم کے ذریعے ○ **تنسیخ:** منسوخ کرنا ○ **میثاق لکھنؤ:** کانگریس اور مسلم لیگ کے درمیان ۱۹۱۶ء میں طے پانے والا مشہور معاہدہ ○ **جنگ بلقان وطرابلس:** یورپی ملکوں اور ترکی کے درمیان لڑی جانے والی جنگیں ○ **سیلف گورنمنٹ:** حکومت خود اختیاری
صفحہ نمبر 14: ○ **طوطے کی طرح آنکھیں پھیرنا:** بے وفائی کرنا، دیرینہ تعلقات کو اچانک فراموش کر دینا ○ **ٹھان لیا:** پختہ ارادہ کر لیا ○ **حصے بخرے کرنا:** حصے تقسیم کرنا، آپس میں بانٹنا ○ **علی برادران:** مسلمانوں کے عظیم رہنما مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی ○ **عدم تعاون کی تحریک:** جدوجہد آزادی کی اہم تحریک جس کے دوران میں ہندوستان کے رہنے والوں نے انگریز حکومت کے قوانین پر عملدرآمد سے انکار کیا۔ غیر ملکی مال کی خرید و فروخت ختم کر دی گئی ○ **شدھی:** ہندوؤں کی تحریک جس کا مقصد مسلمانوں کو ہندو بنانا تھا ○ **سنگھٹن:** مسلمانوں کا الگ تشخص ختم کرنے کی پرتشدد ہندو تحریک ○ **سائمن کمیشن:** برطانوی حکومت کی طرف سے ہندوستان بھیجا گیا وفد جس کے سربراہ سر جان سائمن تھے ○ **مسلم کش:** مسلمانوں کو ختم کرنے والا ○ **نہرو رپورٹ:** کانگریسی رہنما جواہر لال نہرو کی تیار کردہ رپورٹ ○ **مسٹر جناح کے چودہ نکات:** قائداعظم کی مشہور آئینی اور قانونی تجاویز اور مطالبات جن کا مقصد مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ کرنا تھا ○ **ہٹ دھرمی:** ضد پر قائم رہنا ○ **سر پھر گیا:** دماغ خراب ہو گیا ○ **ملیامیٹ کر دینا:** مٹا دینا، وجود ختم کر دینا ○ **مصمم ارادہ:** پختہ ارادہ
صفحہ نمبر 15: ○ **مدغم کرنا:** ضم کر دینا، ملا دینا ○ **علانیہ وخفیہ:** ظاہری اور چھپی ہوئی ○ **جمیعۃ العلما:** مسلمانوں کی مذہبی تنظیم جس کے اکثر رہنماؤں کا تعلق دار العلوم دیوبند سے تھا ○ **خدائی خدمتگار:** سرحد کے مسلمانوں کی تنظیم جس کے لیڈر خان عبد الغفار خان کو سرحدی گاندھی کہا جاتا تھا ○ **مجلس احرار:** حریت پسند مسلمانوں کی تنظیم جس نے انگریز کے خلاف دلیرانہ سیاسی جدوجہد کی ○ **نیشنلسٹ:** قوم پرست ○ **قومی ہستی:** قومی وجود ○ **لاجواب:** جس کا جواب نہ ہو، بے مثال ○ **پراگندہ:** منتشر، پریشان ○ **اقلیت:** وہ قوم جو تعداد میں کم ہو ○ **برقی رو:** بجلی کی لہر

○ مراعات: رعایتیں، ○ دعویدار: دعویٰ کرنے والا

صفحہ نمبر 16: ○ **یونینسٹ وزارت:** یونینسٹ پارٹی کی حکومت ○ **وضع کی گئی:** بنائی گئی ○ **گتھی سلجھانا:** مسئلہ حل کرنا ○ **سکیم:** منصوبہ، تجویز ○ **مناقشات:** مناقشہ کی جمع، جھگڑے ○ **فسادات:** لڑائیاں، جھگڑے، پرتشدد کارروائیاں ○ **دستور:** آئین

صفحہ نمبر 17: ○ **یکساں:** مساوی ○ **معرضِ التوا میں رکھنا:** ملتوی رکھنا، تاخیر کرنا ○ **اخیر سال تک:** سال کے آخر تک ○ **منظم سازش:** سوچی سمجھی سازش ○ **تہ تیغ کرنا:** قتل کرنا ○ **فرزندانِ توحید:** مسلمان ○ **پھل لائیں:** کامیاب ہوئیں ○ **برِ عظیم:** خشکی کا بڑا ٹکڑا ○ **قوت آفریں تغیر:** قوت پیدا کرنے والا انقلاب ○ **ملتِ اسلامیہ:** مسلمان قوم ○ **روز بروز:** ہر روز، وقت کے ساتھ ساتھ ○ **ترقی پرور:** ترقی کے عمل کو آگے بڑھانے والا ○ **مساوی:** یکساں، برابر ○ **کارکن:** کام کرنے والا ○ **بیت المال:** اسلامی حکومت کا قومی خزانہ ○ **نصب العین:** مقصد ○ **ڈنکا بجانا:** مشہور کرنا ○ **مطلق العنان:** تمام اختیارات کا مالک ○ **حامل:** رکھنے والا

صفحہ نمبر 18: ○ **خلفائے راشدین:** یہ چار ہیں، خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیقؓ، خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ، خلیفہ سوم حضرت عثمان غنیؓ اور خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضیٰؓ ○ **عہد:** دَور ○ **خود اعتمادی:** اپنی صلاحیتوں پہ بھروسا ○ **انکسار:** عجز ○ **تقویٰ:** خوفِ خدا، پرہیزگاری ○ **چرخِ نیلی فام:** نیلے رنگ کا آسمان ○ **گردِ راہ:** راستے کی مٹی، راستے کا گرد و غبار ○ **کارواں:** قافلہ

کردار، شخصیات، واقعات، مقامات

اورنگزیب عالمگیر: مشہور مغل فرمانروا، جو ہندوستان میں اسلامی اقدار و روایات کو دوبارہ زندہ کرنے اور انہیں فروغ دینے کے داعی تھے۔ انہوں نے پچاس برس تک حکومت کی۔ ان میں دُنیادار بادشاہوں کی سی کوئی بات نہ تھی، چونکہ مغل سلطنت اندرونی طور پر بہت کمزور ہو چکی تھی۔ اس لیے اورنگ زیب کی بہترین کوششیں بھی اس کو بچانے میں کامیاب نہ ہو سکیں۔ اورنگ زیب کے فوت ہوتے ہی سلطنت کا شیرازہ بکھرنے لگا۔

شاہ ولی اللہؒ (1703ء۔1763ء): معروف عالمِ دین، محدث اور دینی مفکر، ہندوستان میں اسلامی روایات کو زندہ کرنے اور مستحکم کرنے میں علمی اور سیاسی سطح پر آپؒ نے اہم کردار ادا کیا۔ مرہٹوں کی سرکوبی کے لیے احمد شاہ ابدالی کو آپؒ ہی نے ہندوستان پر حملہ کرنے کی دعوت دی تھی۔ اُس وقت ہندوستان میں ایسی کوئی طاقت نہ تھی جو اس فتنے کا مقابلہ کرنے کی ہمت کرتی۔ قرآن پاک کا سب سے پہلے فارسی زبان میں ترجمہ کرنے کی سعادت آپ ہی کے حصے میں آئی۔

شاہ عبدالعزیزؒ (1746ء۔1823ء): شاہ ولی اللہؒ کے بڑے صاحبزادے کا نام۔ آپؒ کی دینی خدمات بھی بہت اہم ہیں۔ اس زمانے میں یورپ کے عیسائی پادری ہندوستان میں بڑے زور شور سے عیسائیت کا پرچار کرنے لگے تھے۔ شاہ عبدالعزیزؒ نے بڑی کامیابی سے ان کا مقابلہ کیا۔

سید احمد بریلوی (1786ء۔ 1831ء): ہندوستان میں چلائی جانے والی مشہور تحریک 'تحریک مجاہدین' کے امیر' جنھوں نے اسلامی حکومت قائم کرنے کے لیے جہاد کی روایت زندہ کی۔ صوبہ سرحد کے بعض علاقوں میں اسلامی شریعت نافذ بھی کی۔ سکھوں کے خلاف بالاکوٹ کے مقام پر جنگ ہوئی۔ بعض سرحدی پٹھانوں کی بدعہدی کی وجہ سے جنگ میں شکست ہوئی اور بالاکوٹ میں شہید ہوئے۔ ان کا مزار اب بھی بالاکوٹ میں مرجع خلائق ہے۔

ع ملک ہاتھوں سے گیا ملت کی آنکھیں کھل گئیں

علامہ اقبال کی نظم خضر راہ (بانگ درا) کا ایک مصرع ہے۔ پورا شعر یوں ہے:

؎ ملک ہاتھوں سے گیا ملت کی آنکھیں کھل گئیں
حق ترا چشمے عطا کردست غافل درنگر

یہ شعر بیسویں صدی کے شروع میں ترکوں اور عربوں کے ساتھ لڑائی اور بعد میں ترکوں کی شکست کے پس منظر میں کہا گیا تھا۔ یعنی غیر مسلم قوتوں کے ہاتھوں مسلمانوں کو نقصان اُٹھانا پڑا۔ اس سانحے کے نتیجے میں ملت اسلامیہ کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ جو آنکھیں عطا کی ہیں ان سے کام لیتے ہوئے صورت حال کا جائزہ لے کر غور و خوض کرنا ضروری ہے۔ مضمون کے مصنف میاں بشیر احمد نے اس مقام پر مصرع لکھ کر یہ تاثر دیا ہے کہ اگرچہ ہندوستان میں مسلمانوں کے ہاتھوں سے حکومت چھن گئی ہے۔ انگریز قابض ہو گئے ہیں لیکن غور کرنا چاہیے اور اصلاح احوال کی کوشش کرنی چاہیے۔

تہذیب الاخلاق: سرسید احمد خاں کا جاری کردہ رسالہ جس نے اُردو ادب اور مسلمانوں کی معاشرتی اور سماجی اصلاح کے سلسلے میں اہم خدمات سرانجام دیں۔

محسن الملک (1837ء۔ 1907ء): سرسید احمد خاں کے ایک قریبی ساتھی۔ سرسید کی وفات 1898ء کے بعد سے اپنی وفات (1907ء) تک علی گڑھ کالج کے سیکرٹری رہے۔ آپ نے علی گڑھ کالج کو یونیورسٹی کا درجہ دلانے کے لیے بہت محنت کی۔

وقار الملک: سرسید احمد خاں کے بہت قریبی ساتھی جن کے بارے میں سرسید احمد خاں نے خود لکھا ہے: "منشی مشتاق حسین وقار الملک سررشتہ دار عدالت نہایت لائق' نہایت محنتی' نہایت کارگزار' نہایت فہیم اور نہایت زود نویس و خوش خط افسر ہے۔ اس افسر کی دیانت داری پر مجھ کو ایسا یقین ہے جیسا کہ اپنی مودت پر۔"

تقسیمِ بنگال: بنگال ایک بہت بڑا صوبہ تھا۔ انتظامی اعتبار سے اتنے بڑے صوبے کا انتظام بہت مشکل تھا۔ اس لیے انگریزوں نے 1905ء میں اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ مشرقی بنگال میں مسلمانوں کی اکثریت کی وجہ سے مسلمانوں کو ملازمتوں اور دیگر معاملات میں کچھ فائدہ حاصل ہو گیا۔ اس بات پر ہندو بہت ناراض ہوئے۔ کیونکہ وہ کوئی ایسی بات برداشت ہی نہیں کر سکتے تھے جس میں مسلمانوں کا بھلا ہو۔ انھوں نے تقسیم بنگال کے خلاف زبردست احتجاجی مہم چلائی۔ انگریز بھی مسلمانوں کو فائدہ پہنچتا نہیں دیکھ سکتے تھے۔ وہ ہندوؤں کے حق میں تھے۔

تنسیخِ تقسیمِ بنگال: ہندوؤں کی احتجاجی مہم اور دل سے مسلمانوں کے خلاف ہونے کی بنا پر انگریزوں نے ہندوؤں کی خوشنودی کی خاطر 1909ء میں تقسیمِ بنگال کو منسوخ کر کے دو صوبوں کو ایک ہی صوبہ بنا دیا۔

یو۔ پی: ہندوستان کا شمالی صوبہ۔ اُتر پردیش۔

اُردو ہندی جھگڑا: اردو زبان کو ہندو مسلمانوں کی زبان سمجھتے تھے۔ اس لیے اُردو کے خلاف تھے اور ہندی زبان رائج کروانا چاہتے تھے۔

انتھونی میکڈالڈ: صوبہ یو۔ پی کا گورنر جو مسلمانوں اور اردو زبان کے خلاف خدا واسطے کا بیر رکھتا تھا۔ جب وہ صوبہ بہار کا کلکٹر تھا تو اس نے بہار میں ہندی زبان رائج کرنے کا حکم جاری کیا تھا، چنانچہ اس نے یو۔ پی میں بھی حکماً ہندی زبان اور دیوناگری خط رائج کرنے کا حکم جاری کر دیا۔ مسلمانوں میں بڑا اضطراب پیدا ہوا۔

اصلاحات: 1909ء میں منٹو مارلے اصلاحات کی طرف اشارہ ہے، جس کی رُو سے مسلمانوں کا جداگانہ انتخابات کا مطالبہ مان لیا گیا تھا۔ یہ مسلمانوں کی بہت بڑی کامیابی تھی۔

جنگِ بلقان اور جنگِ طرابلس: یورپ کی بلقانی ریاستوں نے مل کر ترکی پر حملہ کر دیا۔ اس لڑائی کو جنگِ بلقان کہتے ہیں۔ اٹلی نے 1912ء میں لیبیا (طرابلس) پر حملہ کر دیا۔ اس لڑائی کو جنگِ طرابلس کہتے ہیں۔

مسلم لیگ: مسلمانوں کی نمائندہ تنظیم، 1906ء میں نواب سلیم اللہ کے ایما پر ڈھاکا میں قائم ہوئی۔

سیلف گورنمنٹ کا مطالبہ: 1913ء میں مسلم لیگ نے تاجِ برطانیہ کے تحت ہندوستان میں خود مختار طرزِ حکومت کے قیام کا مطالبہ کیا۔

میثاقِ لکھنؤ: قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کی صدارت میں مسلم لیگ اور کانگریس کے درمیان 1916ء کو لکھنؤ میں ایک معاہدہ ہوا جس میں کانگریس نے مسلمانوں کے بیشتر مطالبات تسلیم کر لیے۔ انگریزی دَور میں ہندو مسلم اتحاد کی یہ پہلی کامیاب کوشش تھی۔ ہندوؤں نے مسلمانوں کے جداگانہ حقِ انتخاب کو پہلی اور آخری بار تسلیم کیا۔ اس معاہدہ کی بدولت، قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ "ہندو مسلم اتحاد کا سفیر" قرار دیا گیا۔

ظالمانہ قوانین رولٹ ایکٹ: 1919ء کے قوانین کی طرف اشارہ ہے جو رولٹ ایکٹ کہلائے جس کی رُو سے قرار پایا کہ کسی شخص کا جرم ثابت کرنا پولیس کی ذمہ داری میں ہے بلکہ ملزم یا مجرم کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی بے گناہی ثابت کرے۔ ہمارے ہاں آج تک اس قانون پر عمل درآمد ہو رہا ہے۔

1919ء ہی میں امرتسر میں جلیانوالہ باغ کا خونی سانحہ پیش آیا اور حکومت نے مارشل لا نافذ کر دیا۔

عدمِ تعاون کی تحریک: مراد ہے تحریکِ ترکِ موالات جس کے رہنما گاندھی جی، محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی

تھے۔ احتجاج کا طریقہ یہ تھا کہ انگریزی خطابات واپس کر دیے جائیں' نوکریاں چھوڑ دی جائیں' انگریزی امداد پانے والے اداروں میں تعلیم حاصل نہ کی جائے۔ انگریزی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے اور حکومت کے ہر حکم کے خلاف عمل کیا جائے۔

شدھی اور سنگھٹن تحریکیں: مسلمانوں کو ہندو بنانے کے لیے ہندوؤں کی تحریکیں' جن سے مسلمان ہندوؤں کے خلاف ہوئے۔

سائمن کمیشن: انگریزی حکومت نے ہندوستان کے سیاسی حالات کا جائزہ لینے کے لیے نومبر 1927ء میں مسٹر سائمن کی سربراہی میں ایک کمیشن ہندوستان بھیجا جس کا کوئی ممبر بھی ہندوستانی نہ تھا۔ سب انگریز تھے۔ اس لیے بیشتر ہندوستانی جماعتوں نے سائمن کمیشن کا بائیکاٹ کیا۔

آل انڈیا کانفرنس: سائمن کمیشن کے جواب میں آل پارٹیز کانفرنس بلائی گئی جس نے دستور کے بنیادی اصول مرتب کرنے کے لیے ایک مختصر کمیٹی تشکیل دی۔ پنڈت جواہر لال نہرو اس کمیٹی کے صدر تھے۔

نہرو رپورٹ: آل پارٹیز کانفرنس میں قائم کی جانے والی کمیٹی نے جو رپورٹ مرتب کی مسلمانوں کے نقطہ نظر سے وہ بہت مایوس کن تھی۔ یہ نہرو رپورٹ کہلاتی ہے۔

جناح کے چودہ نکات: نہرو رپورٹ پر غور کرنے کے لیے 31 دسمبر 1928ء اور یکم جنوری 1929ء کو دہلی میں آل پارٹیز مسلم کانفرنس منعقد ہوئی۔ جناحؒ کی مسلم لیگ نے اس میں شرکت نہیں کی تھی۔ مارچ 1929ء میں مسلم لیگ کے اجلاس منعقدہ دہلی میں ایک قرارداد پاس کی گئی' جس میں مسلمانوں کے کم از کم دستوری مطالبات کو جناحؒ کے چودہ نکات کی صورت میں پیش کیا گیا۔

گول میز کانفرنس: سیاسی مسائل پر گفتگو کرنے کے لیے محمد علی جناحؒ کے مطالبے پر لندن میں گول میز کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا۔ پہلی گول میز کانفرنس نومبر 1930ء تا جنوری 1931ء' دوسری گول میز کانفرنس ستمبر 1931ء اور تیسری گول میز کانفرنس آخر 1932ء تا آغاز 1933ء منعقد ہوئی۔ آخری دو کانفرنسوں میں علامہ اقبالؒ نے بھی شرکت کی تھی۔

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ: چونکہ گول میز کانفرنسوں میں کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکا تھا۔ اس لیے حکومتِ برطانیہ نے اپنی مرضی سے نیا دستوری قانون نافذ کر دیا جس میں صوبوں کو مزید اختیارات دیئے گئے۔

اعلانیہ اور خفیہ مساعی: 1937ء کے انتخابات کے نتیجے میں کانگریس کو کئی صوبوں میں وزارتیں بنانے کا موقع ملا تو اس نے کئی اقدامات کیے جو اس کی مسلمان دُشمن ذہنیت کے آئینہ دار تھے' واردھا سکیم' ودیا مندر سکیم اور ایسے ہی دوسرے اقدامات کا مقصد ہندو ازم کو فروغ دینا تھا اور مسلمانوں کے اسلامی تشخص کو مٹانا تھا۔

خدائی خدمتگار: سرحدی گاندھی خان عبدالغفار خان کی جماعت کو کہا جاتا ہے جنھیں سرخ پوش بھی کہتے ہیں۔

مجلسِ احرار: تحریکِ آزادی میں حصہ لینے والی ایک تنظیم جو متحدہ ہندوستان کی حامی تھی۔ چودھری فضل حق'

مولانا ظفر علی خاں اور خاص طور پر سید عطاء اللہ شاہ بخاری اس مجلس کے ساتھ وابستہ رہے۔

شملہ کانفرنس: برطانوی کابینہ کے تین وزرا لارڈ پیتھک لارنس، سر سٹیفر ڈ کرپس اور اے ڈی الیگزینڈر پر مشتمل وفد مارچ 1946ء میں ہندوستان آیا تا کہ یہاں کے حالات کا جائزہ لے کر ہندوستان کے دستوری مسئلے کا قابلِ عمل حل تلاش کرے۔ اس وفد نے 27 اپریل 1946ء کو کانگریس اور مسلم لیگ کے رہنماؤں کا ایک اجلاس شملہ میں طلب کیا مگر شملہ کانفرنس میں کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکا۔

وزارتی مشن: برطانوی کابینہ کے تین وزراء لارڈ پیتھک لارنس، سر سٹیفر ڈ کرپس اور اے ڈی الیگزینڈر پر مشتمل وفد کی ہندوستان آمد کو وزارتی مشن کہا جاتا ہے اسی وفد نے شملہ کانفرنس کا اجلاس طلب کیا۔

سبق کا خلاصہ

ہندوستان میں اسلامی حکومت اگرچہ 1857ء تک قائم رہی لیکن دراصل اس کی طاقت اٹھارہویں صدی کے وسط تک ختم ہو چکی تھی۔ 1803ء میں انگریز دہلی میں داخل ہو گئے تھے۔ شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالعزیز کی کوششوں سے علم دوست مسلمان حقیقی اسلامی تعلیمات سے آگاہ ہو رہے تھے لیکن مسلمان عوام نے ہندوؤں کی طرح مذموم معاشرتی رسوم اپنا رکھی تھیں۔ اس نازک دور میں ایک پر خلوص مصلح سید احمد بریلوی نے 1816ء تا 1831ء مسلمانوں کی مذہبی و معاشرتی خرابیاں دور کرنے کی پوری کوشش کی۔ 1826ء میں سکھوں کے خلاف جہاد شروع کیا سات ہزار مجاہدین پشاور کے قریب فتح یاب ہوئے۔ سید احمد نے قبائل کی معاشرتی اصلاح کے احکام نافذ کیے بعض سرداروں کی غداری سے مسلمانوں کو شکست ہوئی اور سید احمد 6 مئی 1831ء کو بالاکوٹ میں شہید ہو گئے۔ ان کا اصلاحی کام ان کے جانشینوں نے جاری رکھا۔ سرسید ان کے عقیدت مند تھے۔ بہار میں فرائضی تحریک شروع ہوئی جس کا مقصد غریب مسلمانوں کی امداد اور اصلاح تھا۔

1837ء میں فارسی عدالتوں سے خارج کی گئی۔ 1857ء کے بعد انگریز حکمرانوں نے مسلمانوں سے زمینیں اور عہدے چھین لیے۔ اسلامی تعلیم کے ذرائع ختم کر دیے۔ ان مظالم کے باعث مسلمان، انگریز اور اس کے اداروں سے بیزار ہو گئے۔ ہندوؤں کی بے رخی نے یہ بیزاری بڑھائی۔ ان ابتر حالات میں سرسید نے قوم کو جدید زمانے کی ضروریات سے آگاہ کرتے ہوئے اُمید، محنت اور ترقی کا پیغام دیا۔ انہیں نئے علوم سیکھنے اور حکومت سے تعاون کرنے پر آمادہ کیا۔ سرسید نے اپنی کتابوں اور رسالہ تہذیب الاخلاق سے اسلام کو عقل کے اصولوں کے مطابق ثابت کیا۔ 1877ء میں علی گڑھ کالج کا افتتاح ہوا۔ 1884ء میں سرسید پنجاب آئے جس سے علی گڑھ کے مشن کو تقویت ملی اور لاہور میں انجمن حمایت اسلام قائم ہوئی۔ 1867ء میں بنارس کے ہندوؤں کی اُردو مخالف سوچ اور جدوجہد نے سرسید کے دل میں یقین پیدا کر دیا تھا کہ اب ہندو مسلم بطور قوم ساتھ نہیں چل سکتے۔ اسی لیے 1885ء میں کانگریس قائم ہوئی تو سرسید نے مسلمانوں کو اس میں شرکت سے روکا۔ انہوں نے 1886ء میں آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی بنیاد ڈالی۔ وہ انگریزوں کی خوشنودی نہیں بلکہ

مسلمانوں کی ترقی چاہتے تھے۔ 1898ء میں اِن کا انتقال ہوا تو مسلمان جاگ چکے تھے۔ سرسید کے رفقا میں سے محسن الملک نے کالج کو ترقی دی۔ وقار الملک ایک سیاسی جماعت کی تشکیل میں معاون ہوئے۔ حالی شبلی اور امیر علی نے مختلف ادبی کارنامے انجام دیے۔ سرسید، امیر علی اور دیگر بزرگوں نے اسلام اور مغربی علوم کو ملایا تو اس کے ردِعمل میں شبلی نے لکھنؤ میں ندوۃ العلما قائم کیا اور دیو بند میں علما نے قدیم طرز کی درس گاہ قائم کی۔ اس طرح مذہب سے بیگانگی تو کم ہوگئی لیکن مغرب بیزاری کا رویہ حد سے بڑھ گیا۔ اقبال نے اسلامی اور مغربی علوم کا مطالعہ کر کے اپنا فلسفہ پیش کیا وہ کہتے ہیں کہ اطاعت، ضبطِ نفس اور نیابت الٰہی کی منزلیں طے کر کے انسان خودی کی بلندی تک پہنچ سکتا ہے۔ اسے مذہب کی رہنمائی چاہیے۔ اقبال نے توحید، عشقِ رسول ﷺ اور پیروی رسول ﷺ، قرآن کے مطالعہ اور رجائیت پر زور دیا۔ ان کے خیال میں سچا مومن اللہ کی برہان ہے اور مسلمان قہاری، غفاری، قدوسی اور جبروت کا مجموعہ ہے۔ وہ جلال و جمال کا مجموعہ ہے۔ اقبال نے مسلمانوں کو حرکت و عمل کا درس دیا۔ اپنے رہنماؤں کی پکار پر مسلمان تعلیمی میدان میں کچھ آگے بڑھے مگر پسماندہ رہے معیشت میں وہ ہندوؤں سے پیچھے رہے البتہ اُردو زبان کو انہوں نے خوب ترقی دی۔ علی گڑھ کالج 1920ء میں یونیورسٹی بن گیا۔ حیدر آباد میں جامعہ عثمانیہ قائم ہوا۔ اِس پیش رفت کے باوجود یہ بات واضح تھی کہ مسلمانوں کی سیاسی حیثیت مضبوط نہ ہوئی تو وہ دوسروں سے پیچھے ہی رہیں گے۔ سرسید کا نظریہ یہ تھا کہ مسلمان عملی سیاست سے الگ رہ کر پہلے مغربی علوم حاصل کریں اور اپنی حالت سدھاریں مگر 1905ء میں ہندوؤں کی تقسیم بنگال کے خلاف تحریک اور اُردو ہندی جھگڑے میں یوپی حکومت کے کردار نے مسلمانوں کی سیاسی جماعت کی ضرورت کا احساس دلایا۔ دسمبر 1906ء میں مسلم لیگ قائم ہوئی اور 1909ء میں مسلمانوں نے جداگانہ انتخابات کا حق حاصل کیا۔ 1913ء میں انہوں نے ہندوستان کے لیے سیلف گورنمنٹ کا مطالبہ کیا اور کانگریس کی طرف تعاون کا ہاتھ بڑھایا ''میثاق لکھنؤ'' کے باعث 20 اگست 1917ء کو اعلان کرنا پڑا کہ ہندوستان کو بتدریج خود اختیاری حکومت دی جائے گی مگر جنگ عظیم ختم ہوئی تو انگریز وعدے سے پھر گئے ترکی کو تقسیم کرنے کی سازش پر گاندھی اور علی برادران نے مل کر تحریک چلائی لیکن ہندو لیڈروں کی شدھی اور سنگھٹن جیسی تحریکوں سے ہندو مسلم تعلقات بگڑ گئے۔ سائمن کمیشن کی آمد اور نہرو رپورٹ نے مسلمان لیڈروں کو خواب غفلت سے جگایا۔ آل انڈیا مسلم کانفرنس نے اپنے مطالبات پیش کیے۔ 1930ء میں کانگریس نے سول نافرمانی تحریک چلائی 1935ء میں نیا گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ نافذ ہوا۔ 1937ء کے انتخابات میں آٹھ صوبوں میں اقتدار ملنے پر کانگریس نے مسلم کش اقدامات کیے۔ اُردو کو مٹانے، ہندی کو ابھارنے کی کوشش کی گئی۔ مسلم لیگ کے علاوہ 1919ء میں جمعیت العلما، 1929ء میں خدائی خدمت گار اور مجلس احرار قائم ہو چکی تھیں۔ کانگریس نے مسلمانوں کا قومی وجود مٹانا چاہا تو قائداعظم کی زیرِ قیادت مسلم لیگ ہی وہ جماعت تھی جس نے یہ چیلنج قبول کیا۔ 1937ء میں مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس ایک نئے دور کا آغاز تھا۔ جس کے بعد 23 مارچ 1940 کو لاہور میں قرارداد پاکستان کی

منظوری سے قوم میں زندگی کی برقی رو دوڑ گئی۔ مسلمان جدا حکومت اور وطن کے دعویدار بن گئے۔ 1944 میں پنجاب میں مسلم لیگ اور یونینسٹ وزارت میں جھگڑا اور بمبئی میں گاندھی اور قائداعظم میں ناکام ملاقات ہوئی اگلے برس شملہ کانفرنس میں کانگریس اور مسلم لیگ کو اکٹھا بلایا گیا مگر نتیجہ نہ نکلا آخر کار نئے انتخابات اور ہندوستان کو خود اختیاری حکومت دینے کے ارادے کا اعلان ہوا۔ 46-1945ء کے انتخابات میں ہندوؤں میں کانگریس اور مسلمانوں میں مسلم لیگ کو مکمل کامیابی ملی۔ 1946ء میں وزارتی مشن کی کانگریس نواز سکیم کو مسلم لیگ نے ٹھکرایا بعد میں مسلم لیگ مرکزی حکومت میں شامل تو ہوئی لیکن کانگریس سے اختلافات برقرار رہے۔ ملک بھر میں فرقہ وارانہ کشیدگی پھیل گئی اور فسادات ہونے لگے۔ انگریز حکمرانوں نے فروری 1947ء میں فیصلہ کیا کہ وہ جون 1948ء تک ہندوستان کو خالی کر دیں گے۔ جنوری 1947ء میں پنجاب میں مسلمانوں کی کامیاب تحریک سے برطانوی حکومت کو یقین ہو گیا کہ اب مسلمانوں کو آزادی دینا ہوگی۔ پاکستان کے مخالفین نے منظم سازش کے تحت آٹھ دس لاکھ مسلمان شہید کر دیے۔ 3 جون کو برصغیر کی آزادی کا منصوبہ شائع ہوا جس کے مطابق 15 اگست 1947ء کو دو خود مختار حکومتیں پاکستان اور ہندوستان قائم ہو گئیں۔ قیام پاکستان کے غیر معمولی نتائج کا دُنیا ابھی ادراک نہیں کر سکتی پاکستانی مسلمانوں پہ روز بروز واضح ہو رہا ہے کہ اپنا اسلامی اور انسانی فرض ادا کرنے کے لیے انھیں اقلیتوں، غریبوں، کارکنوں اور عورتوں کے حقوق کو تحفظ دینے والی حکومت قائم کرنی ہوگی جس کی بنیاد اسلامی جمہوریت کے اصولوں پر ہوگی۔ مسلمانوں کا نصب العین وہ اسلام ہے جو سچائی، دلیری، امن، صبر، محبت، محنت و مساوات کا درس دیتا ہے۔ وہ اسلام جس کا نمونہ حضور ﷺ اور خلفائے راشدین کے عہد کے مسلمانوں کی زندگیوں میں نظر آتا ہے۔

مشقی سوالات

1۔ مختصر جواب دیجیے:

الف: سیداحمد بریلوی کے مقاصد کیا تھے؟

جواب: سیداحمد بریلوی مسلمانوں کی مذہبی و معاشرتی خرابیاں دُور کرنا چاہتے تھے۔ انھوں نے جہاد کی مہم بھی شروع کی جس کا مقصد مذہبی آزادی حاصل کرنا تھا۔

ب: سیّداحمد بریلوی نے کن حالات میں جامِ شہادت نوش کیا؟

جواب: سیّد احمد بریلوی کو پشاور کے قریب میدانِ جنگ میں فتح ملی جس کے بعد انھوں نے اسلامی نظامِ حکومت قائم کیا اور قبائل کی معاشرتی اصلاح کے احکامات نافذ کیے لیکن بعض سرداروں کی غداری کے نتیجے میں وہ سکھوں کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔

ج: سرسیّد احمد خان نے اپنی قوم کی کیا خدمات سرانجام دیں؟

جواب: سرسیّد نے رسالہ ''اسباب بغاوت ہند'' اور اپنی دیگر تحریروں کے ذریعے انگریز حکمرانوں میں مسلمانوں